ہے جس میں حکومت کو الجیریا میں اسلامی فرنٹ سے رابطہ بحال کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ان لکھنے والوں کا اتنا مقام اور حیثیت ہے کہ اسے حکومت کی پالیسی میں تبدیلی نہیں تو کم از کم اعلیٰ سطح پر اختلاف کا مظہر قرار دیا جارہا ہے۔ کیا مغربی دنیا میں حسنی مبارک کا کوئی خیر خواہ نہیں جو اسے بھی یہ مشورہ دے کہ وہ ملک میں آزادانہ انتخابات منعقد کروادے تاکہ عوام کی مرضی کے نمایندے اقتدار سنبھالیں، جس طرح ہر مغربی ملک میں ہوتا ہے۔

(ماخذ: فنانشل ٹائمز، ۳۱ جولائی، ۲ اگست، ۹ اگست، گارجین ۸ اگست ۹۵)

منیلا مذاکرات: مورو مسلمانوں کی جدوجہد آزادی

محمد ایوب منیر

مورو نیشنل لبریشن فرنٹ اور حکومت فلپائن کے درمیان جنرل سانتوز شہر میں ہونے والے مذاکرات بے نتیجہ ختم ہوگئے ہیں۔ حکومت فلپائن نے فرنٹ کے سربراہ نور میسواری کو دعوت دی ہے کہ وہ چار صوبوں کے گورنر بن جائیں۔ نور میسواری اپنے موقف پر قائم ہیں کہ فلپائن کے تیرہ مسلمان اکثریتی صوبوں کو خود مختاری دی جائے۔ یہ مذاکرات حکومت انڈونیشیا کے ایما پر ہوئے، جس کے نمایندے نے مذاکرات میں شرکت کی۔ امید ہے کہ ستمبر کے آخر میں مذاکرات کا ایک اور دور جاوا میں ہوگا۔

انڈونیشیا اور ملائشیا کے درمیان گھرا ہوا یہ ملک فلپائن سات ہزار سے زائد جزائر پر مشتمل ہے۔ اس کی آبادی سات کروڑ ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مسلمانوں کی آبادی ۵۰ لاکھ ہے جبکہ مسلمانوں کا دعویٰ یہ ہے کہ جنوبی فلپائن کے ۱۳ صوبوں میں ان کی آبادی ۹۰ لاکھ سے زائد ہے۔

مورو مسلمان جنوبی فلپائن میں ایک آزاد اسلامی ریاست کے قیام کے لیے چار سو سال سے سرگرم عمل ہیں۔ اس کو دنیا کی طویل ترین جدوجہد میں شمار کیا جاسکتا ہے۔ پندرہویں صدی کے آغاز میں یہاں مسلمانوں کی دو عظیم الشان ریاستیں تھیں جن کے نام سولو اور میگندانو تھے۔ ۱۵۲۱ میں ان پر ہسپانیوں نے قبضہ کیا اور ۳۷۷ سال تک یہاں حکمران رہے۔ انھوں نے شمالی افریقہ کے مسلمانوں کی طرح یہاں کے مسلمانوں کو مورو نام دیا اور انھیں عیسائی بنانے کی مہم چلائی اور شمالی علاقوں سے ہزاروں کی تعداد میں عیسائی ان علاقوں میں لاکر بسائے۔ ۱۸۹۶ میں دو کروڑ ڈالر کے عوض امریکہ نے ہسپانیہ سے فلپائن خرید لیا نیز امریکیوں نے ان مسلمان علاقوں کو جبراً فلپائن کا حصہ بنا دیا۔ فلپائن کی آزادی کے بعد حکومت نے شمالی علاقوں سے عیسائیوں کو جبری طور پر جنوب میں بسانے کا سلسلہ جاری

رکھا، مسلمانوں سے ان کی زمینیں چھین لی گئیں ۔ان کے بچوں اور جوانوں کو قتل کیا گیا اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کو انڈونیشیا کے جزائر میں پناہ لینی پڑی ۔ یہاں تک کہ وہ علاقہ جو سو فیصد مسلمانوں پر مشتمل تھا وہاں ان کا تناسب نصف رہ گیا۔جس علاقے میں ہر سو علم کی روشنی تھی وہاں جہالت نے ڈیرے ڈال لیے ۔

ظلم و تشدد کے موجودہ سلسلے کا آغاز ۱۹۴۶ میں ہوا جب کیتھولک عیسائیوں کو مسلمانوں کے علاقے میں مکمل اختیارات دے دیے گئے ۔جن لوگوں نے ہسپانیوں اور امریکیوں کی اطاعت قبول نہ کی تھی وہ فلپائنیوں کی اطاعت کیسے قبول کر لیتے ۔ ۱۹۶۲ میں جنوبی علاقوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ نے مشرق وسطی میں 'محاذ آزادی' کی بنیاد رکھ دی ۔اس کے چھ سال بعد 'منڈاناؤ تحریک آزادی' (MIM) نے فریڈم پارک منیلا میں نو روز تک مسلسل ایک مظاہرہ کیا اور آزادی کے حق میں تقریریں کیں ۔ ۱۹۶۵ میں مارکوس ملک کا صدر بنا۔ اس کے دور حکومت میں کم و بیش ۳ لاکھ مسلمان اپنے گھر بار چھوڑنے پر مجبور ہو گئے ۔ قرآن کے نسخے ' باغات 'کھیت ' مکانات جلا ڈالے گئے ۔حکومت فلپائن خود تسلیم کرتی ہے کہ ۵۰ ہزار مسلمان فسادات کی نذر ہو گئے جبکہ مسلمانوں کا دعویٰ ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد اس سے تین گنا ہے ۔

یکم مئی ۱۹۶۸ کو داتو اتوگ متالان نے آزاد اسلامی مملکت کے قیام کی جدوجہد کا آغاز کیا اور مینڈاناؤ تحریک آزادی کی بنیاد رکھی ۔اس مجوزہ آزاد مملکت کا نام بنگسامورو رکھا گیا ہے ۔اس سے قبل مصر اور دیگر عرب ممالک میں مقیم مورو طلبہ نے دنیا کو دیگر طلبہ کے ذریعے اپنی جدوجہد سے متعارف کرا دیا تھا۔ان میں سرفہرست سلامات ہاشم ہیں جو 'مورو اسلامک لبریشن فرنٹ' (MILF) کے قائد ہیں ۔انھوں نے تحریک آزادی کا مقصد اسلامی ریاست کا قیام قرار دیا اور اسی کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں ۔ ۱۹۷۷ میں آزادی کے لیے جدوجہد کرنے والے دو گروہوں میں بٹ گئے 'نور میسواری 'مورو نیشنل لبریشن فرنٹ ' (MNLF) کے سربراہ بن گئے جبکہ اسلام پرست گروہ نے 'مورو اسلامک لبریشن (MILF) کی بنیاد رکھی ۔دوسرا گروہ نور میسواری کے سوشلسٹ خیالات سے اتفاق نہ رکھتا تھا۔ دونوں تنظیموں نے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں اپنی جدوجہد جاری رکھی ۔ ۱۹۸۱ سے ۱۹۹۱ کے دوران سلامات ہاشم کے پیروکاروں نے ۲۲ میں سے ۱۸ صوبوں میں ۱۳ علاقائی کمیٹیاں قائم کر لی تھیں ۔ ۳۳۷ میونسپل کمیٹیوں اور ۲۷۴ دیہی کمیٹیوں نے ۸۲ ہزار کلو میٹر رقبہ کنٹرول کر رکھا ہے ' بقایا چار صوبوں میں مسیحی اکثریت میں ہیں' کہا جاتا ہے کہ ان علاقوں میں سلامات ہاشم کے پیروکاروں کی تعداد چودہ لاکھ سے زائد ہے 'سلامات ہاشم نے 'بنگسا مورو آرمڈ فورسز' کی بنیاد رکھی ہے ۔اس کے پاس ۲۰ ہزار

مسلح تربیت یافتہ نوجوان موجود ہیں اور ۶۰ ہزار لوگ ایسے ہیں کہ جن کو بوقت ضرورت طلب کیا جاسکتا ہے۔ سلامت ہاشم کو اسلامی تحریکوں کی آشیرباد حاصل ہے۔ یہ لوگ حکومت کے خلاف مسلح جنگ کر رہے ہیں اور مکمل آزادی سے کم کسی بھی تجویز یعنی داخلی خود مختاری' دفاع' خارجہ اتحاد وغیرہ کے قائل نہیں ہیں۔

نور میسواری پچھلے تیئس (۲۳) سال سے اپنے ساتھیوں سمیت مسلح جنگ میں شریک ہیں۔ عالمی پریس میں عموماً انھی کا نام آیا ہے کیونکہ وہ اسلامی نظریات کی چھاپ نہیں رکھتے۔

۱۹۷۶ میں لیبیا کی حکومت کی مداخلت سے مورو نیشنل لبریشن فرنٹ اور حکومت فلپائن کے درمیان مذاکرات ہوئے۔ ان مذاکرات کے نتیجے میں حکومت فلپائن چار صوبوں پر مشتمل ایک علاقے کو 'داخلی خود مختاری' دینے پر راضی ہوگئی۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ جس طرح فلسطین کی آزادی سلب کر کے ڈیڑھ فیصد علاقے (غزہ اور اریحا) کو پانچ سال کے لیے محدود داخلی خود مختاری کی اجازت دی گئی ہے۔ بعد ازاں ۱۳ صوبوں کو اندرونی معاملات میں داخلی خود مختاری دینے کے معاہدے پر حکومت فلپائن نے دستخط کیے لیکن اس پر عمل درآمد نہ ہوا۔ ۱۹۸۰ میں اسلامی ممالک کی تنظیم کے سیکرٹری جنرل نے منیلا کا دورہ کیا اور حکومت فلپائن پر زور دیا کہ وہ اپنے معاہدے پر عمل درآمد کرے۔ طویل مدت کے بعد چار صوبوں پر مشتمل خود مختار علاقہ (ARMM) وجود میں آیا۔ ۱۹۸۹ میں حکومت نے کوشش کی کہ جنوبی علاقوں میں ریفرنڈم کروایا جائے لیکن مسلمانوں کا اصرار تھا کہ استصواب رائے ہو۔ آزادی کے حق میں زیادہ آرا ہونے کی صورت میں حکومت جنوبی علاقوں پر اپنا دعویٰ چھوڑ دے۔ اس عرصے میں مسلح جدوجہد جاری رہی۔ ۱۹۹۴ میں نیشنل فرنٹ اور حکومت کے درمیان مذاکرات ناکام ہوگئے۔ حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اگر تیرہ صوبوں کو آزاد کر دیا گیا تو کم و بیش ۶۰ ہزار مربع میل کا علاقہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ حکومت فلپائن یہ بھی جانتی ہے کہ دنیا کے مسلمانوں میں مورو جدوجہد آزادی کے بارے میں بیداری نہیں ہے اس لیے عالمی سطح پر فلپائن پر کوئی دباؤ نہ پڑے گا۔

حالیہ مذاکرات ۲۹ جولائی کو ختم ہوگئے۔ ان مذاکرات میں حکومت نے پے در پے تجاویز کے ذریعے نور میسواری کو اپنے جال میں پھانسنے کی بھرپور کوشش کی۔ اگر نور میسواری چار صوبوں کے گورنر بننے پر رضامندی ظاہر کر دیتے ہیں تو اس سے تحریک آزادی کو شدید دھچکا پہنچے گا۔ امت مسلمہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ مورو مسلمانوں کو اپنی جدوجہد میں تنہا نہ چھوڑے اور سفارتی دباؤ اور عوامی رائے کے ذریعے انھیں ہر ممکن مدد بہم پہنچائے۔